54

جماعت احمدیہ کی شاندار مالی قربانی

(فرمودہ ۱۳- مئی ۱۹۳۲ء)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج میں ایک اور امر بیان کرنا چاہتا تھا لیکن گھڑی نہ دیکھنے کی وجہ سے قریباً ڈیڑھ بجے کے بعد کام چھوڑ کر کھانا کھایا اور جمعہ کی تیاری کرتے کرتے اب دو سے بھی اوپر ہو چکے ہیں اس لئے نہایت اختصار کے ساتھ ایک امر بیان کر دیتا ہوں- گذشتہ مالی سال ختم ہونے پر قریباً ۴۸۰۰۰ قرض تھا جو ترقی کرتے کرتے اکتوبر میں جب میں نے چندہ خاص کی تحریک کی بہتر ہزار کے قریب جا پہنچا اس کے علاوہ کچھ اور قرض بھی تھے علاوہ بلوں کے اور پھر جلسہ سالانہ کے اخراجات بھی تھے جو چندہ خاص سے ہی پورے کرنے تھے سو میں نے جماعت کو تحریک کی کہ ایسی کوشش کی جائے کہ پچھلا قرضہ بے باق ہو جائے اور باوجود اس کے کہ ہماری جماعت کا زمیندار طبقہ مالی حالات کے خراب ہو جانے کی وجہ سے اس میں بہت کم حصہ لے سکتا تھا اور باوجود اس کے کہ ملازموں کی تنخواہوں میں عام طور پر دس فیصدی کی تخفیف کردی گئی تھی اور بعض کی تنخواہوں میں تو اس سے بھی زیادہ کمی ہو گئی تھی اگرچہ بعض کی اس شرح سے کم تھی لیکن بعض کی ۲۵ فیصدی تک تھی اور وہ لوگ اس خطرہ کو محسوس کر رہے تھے کہ سردی کے ایام میں جب اخراجات کی زیادتی ہوتی ہے ان کی آمد کم ہو گی لیکن باوجود ان حالات کے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا دستور ہے کہ ہماری جماعت جب بھی کوئی قربانی کرتی ہے تو وہ اپنے فضل سے اس میں برکت ڈال دیتا ہے اس موقع پر بھی اس نے اپنے فضل سے توفیق دی اور دوستوں نے ڈیڑھ لاکھ چندہ خاص جمع کر دیا اس میں ماہوار چندے بھی شامل تھے جو قریباً ۵۴۰۰۰ ہزار بنتے ہیں اور سالانہ جلسہ کا سولہ سترہ ہزار خرچ

بھی اسی میں تھا یہ اکہتر ہزار ہوا اور قریباً بہتر ہزار یا اس سے کچھ تھوڑا قرض تھا۔ گویا جماعت نے ۳ ماہ میں ایک لاکھ ۴۴۔۴۵ ہزار کی رقم بلوں وغیرہ کے لئے جمع کرنی تھی اور چونکہ بجٹ بھی گھاٹے میں چلا آتا ہے اور شروع میں ہی بہتّر ہزار کے قریب قرض تھا اسی طرح امید کی جاتی تھی کہ باقی مہینوں میں بھی اخراجات کی زیادتی ہوگی اور اس کے لئے علیحدہ رقم پس انداز کرنی ہوگی نتیجہ یہ ہوا کہ شروع سال میں باوجودیکہ جماعت نے پوری رقم ادا کردی پھر بھی قرض کی رقم ۱۵۔۱۶ ہزار باقی تھی۔ لیکن امید تھی کہ سال کے آخری ایام میں جیسا کہ عام طور پر بجٹ کو پورا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے یہ قرض اتر جائے گا آج میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے اظہار اور تحدیثِ نعمت کے طور پر یہ اعلان کرنے کے قابل ہوا ہوں کہ جب کہ پچھلے مالی سال کے شروع میں ۴۸۰۰۰ ہزار کے بلوں کے علاوہ اور بھی قرض تھا یہ سال جب ختم ہوا تو بجائے قرضہ کے قریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ انجمن کے خزانہ میں جمع تھا گویا جماعت نے جو پونے دو لاکھ کی رقم جمع کرنی تھی اور ایسی حالت میں جمع کرنی تھی کہ بیشتر حصہ مالی لحاظ سے مفلوج ہو رہا تھا حتّٰی کہ بڑی بڑی حکومتیں قرضے لینے پر مجبور ہو رہی تھیں اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو توفیق دی کہ اس نے گزشتہ قرضوں کو ادا کرکے مالی سال کے شروع میں گو ایک قلیل رقم ہی سہی مگر کچھ نہ کچھ پس انداز ضرور کرلیا۔ انسانی کوششوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے جیسی جماعت کے لئے یہ امر مشکل تھا اور لوگ خیال کرتے تھے کہ یہ رقم جمع نہیں ہو سکتی اور بعض تو گھبرا کر بعض کام بند کر دینے کا مشورہ دے رہے تھے۔

لیکن جماعت کی عام رائے کا احترام کرتے ہوئے میں اسے پسند نہ کرتا تھا اور ہمیشہ سے میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ جب کوئی جماعت ایک بار پیچھے ہٹتی ہے تو پھر اس کا قدم پیچھے ہی ہٹتا چلا جاتا ہے اور جو جماعتیں ترقی کرنا چاہتی اور توکّل پر کام کرتی ہیں ان کا فرض ہے کہ قدم آگے ہی بڑھائیں اور جب کبھی ایسی تخفیف کا سوال پیدا ہو کہ بعض کاموں کو بند کر دیا جائے میرے دل میں ہمیشہ دھڑکن پیدا ہوتی ہے کہ اس کا نتیجہ کہیں خطرناک نہ ہو غرضیکہ عام احساس تھا کہ یہ رقم پوری ہونی مشکل ہے اور واقعی جب زمینداروں کی حالت اچھی تھی تو دو بار چندہ خاص کی تحریک کی گئی لیکن ایک لاکھ پندرہ ہزار سے زیادہ رقم جمع نہ ہو سکی مگر اس دفعہ جب پہلے کے مقابلہ میں ان کی حالت دسواں حصہ بھی نہ تھی اور ہماری جماعت میں اسّی فیصدی زمیندار اور ۱۸۔۲۰ فیصدی ملازمت یا تجارت پیشہ یا دوسرے ذرائع آمدنی رکھنے والے ہیں اور گویا اسی ۱۷۔۱۸ فیصدی سے

اتنی آمدنی ہوتی تھی جتنی کہ ساری جماعت مل کر بھی پوری نہ کیا کرتی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے نہ صرف یہ کہ اسے پورا کرنے بلکہ اس سے زیادہ جمع کرنے کی توفیق دی- اور نہ صرف یہ کہ پچھلا قرضہ اتر گیا بلکہ ہم اس سال کو کچھ نہ کچھ سرمایہ سے شروع کر رہے ہیں- ایک دنیادار کی نظر میں تیرہ چودہ سو ایک حقیر رقم ہے مگر مؤمن جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں یہ بڑی چیز ہے رسول کریم ﷺ نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ثواب کی نیت سے اپنی بیوی کے مونہہ میں ایک لقمہ بھی ڈالتا ہے تو اس کے لئے ثواب اور نجات کا موجب ہو جاتا ہے -ایک بزرگ کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے ایک یہودی کو دیکھا کہ جانوروں کے آگے دانے ڈال رہا تھا انہوں نے خیال کیا کہ جب اس کے اندر ایمان نہیں تو اس نیکی کا اسے کیا فائدہ ہو سکتا ہے انہوں نے اس سے سوال کیا لیکن وہ یہودی جواب میں خاموش رہا کچھ عرصہ بعد وہ حج کے لئے گئے تو دیکھا کہ وہی یہودی احرام باندھے حج کر رہا ہے انہوں نے حیران ہو کر اس سے دریافت کیا کہ تُو کہاں؟ اس نے جواب دیا کہ وہی دانے جن کو آپ حقیر سمجھتے تھے مجھے یہاں لے آئے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حضور پیسوں کی قیمت نہیں بلکہ اخلاص کی قدر ہے-

اللہ تعالیٰ یہ نہیں دیکھتا کہ کتنی رقم جمع کی گئی ہے بلکہ یہ دیکھتا ہے کہ کس اخلاص سے جمع کی گئی ہے پس اگر قرضہ ادا کرنے کے بعد ۱۳ پیسے یا تیرہ پائی یا تیرہ کوڑیاں بھی بچتیں تب بھی اس کے یہ معنی ہوتے کہ جماعت نے اس اخلاص سے کام کیا ہے کہ کچھ نہ کچھ پس انداز کر لیا اور دنیا کی نظر میں یہ زیادتی خواہ کوئی حقیقت نہ رکھتی ہو لیکن اللہ تعالیٰ اس کو مزید زیادتی کا موجب بنائے گا- اور مجھے یقین ہے کہ وہ خدا جس نے ایسے وقت میں جبکہ بڑی بڑی حکومتیں دیوالیہ ہو رہی ہیں- ہماری جماعت کو توفیق دی ہے کہ اپنے قرضے ادا کرے وہ اس اخلاص کو ضائع نہیں کرے گا وہ ان کی ہمتوں میں برکت دے گا حوصلوں کو بلند کرے گا اور جن لوگوں نے تنگی کے ایام میں اپنے اوپر بوجھ ڈال کر وہ قرضے اتارے ہیں جو خدا تعالیٰ کے دین کی خاطر اٹھائے گئے تھے اللہ تعالیٰ ان کو ضرور اس کا اجر دیگا- بعض بدلے جلدی مل جاتے ہیں اور بعض دیر سے ملتے ہیں پھر بعض اسی دنیا میں ملتے ہیں اور بعض اگلی دنیا میں- لیکن اللہ تعالیٰ کسی کا قرضہ اپنے اوپر ہرگز نہیں رکھتا یقیناً وہ اس کا بدلہ دیتا ہے خواہ یہاں دے خواہ اگلے جہان میں خواہ اس شخص کو ملے خواہ اس کی اولاد کو- کیونکہ اگر خدا بدلہ نہ دے تو وہ ممنون احسان سمجھا جائے گا مگر وہ کسی کا احسان اپنے اوپر نہیں رکھتا وہ شکور ہے جب کوئی شخص نیک کام کرتا ہے تو وہ اس کا اعلیٰ سے اعلیٰ بدلہ دیتا ہے-

پس میں جہاں اس امر کا اعلان کرتا ہوں کہ جماعت نے میرے اعلان کے مطابق اور اپنے فرض کا احساس کرتے ہوئے نہ صرف پچھلا قرض ادا کر دیا ہے بلکہ کچھ جمع بھی کر لیا ہے وہاں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہماری ناچیز کوششوں کو جو اس کے فضل کے نتیجہ میں ہیں قبول فرماتے ہوئے ہمارے ایمانوں کو زوال اور تنزل سے محفوظ رکھے اور ایسے مقام پر کھڑا کر دے کہ کفر اور الحاد اسے کوئی ضرر نہ پہنچا سکے۔ اور ہمارے نیچے اوپر دائیں بائیں آگے پیچھے اسی کا فضل ہو اور شیطان کسی طرف سے بھی اس پر حملہ نہ کر سکے وہ ہمیں دنیوی ٹھوکروں سے بچائے ہمارا ہر قدم تقویٰ میں آگے بڑھنے والا ہو اور کوئی چیز اس میں کمزوری نہ پیدا کر سکے۔ آمین

(الفضل ۱۹۔ مئی ۱۹۳۲ء)